



سوال

(270) کیا حج تمتع کا وقت مقرر ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حج تمتع کا وقت مقرر ہے اور کیا حج تمتع کرنے والا آٹھویں تاریخ سے قبل حج کی نیت کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں حج تمتع کا وقت مقرر ہے۔ شوال، ذی القعدة اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ہی حج کے مہینے ہیں اس لیے شوال سے قبل یا عید الاضحیٰ کی رات کے بعد حج تمتع کی نیت نہیں کی جاسکتی لیکن افضل یہی ہے کہ صرف عمرہ کی نیت کرے اور اس سے فراغت کے بعد صرف حج کی نیت کرے۔ یہی صحیح حج تمتع ہے اور اگر کسی نے حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کر لی تو اسے تمتع بھی کہا جائے گا اور قارن بھی اور دونوں حالتوں میں اسے قربانی کرنی ہوگی ایک بکرا، اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے حج تمتع (حج اور عمرہ) کی نیت کی اسے جو جانور میسر آئے اس کی قربانی کرے۔ اگر قربانی کی قدرت نہیں رکھتا تو دس روزے رکھے، تین دن ایام حج میں اور سات دن اپنے وطن میں۔

حج تمتع میں عمرہ اور حج کے درمیان مدت کی کوئی تحدید نہیں اگر کسی نے عمرہ شوال کے اول ایام میں کیا تو عمرہ اور

(آٹھویں ذی الحجہ کو) حج کے احرام کے درمیان مدت طویل ہوگی اس لیے افضل یہی ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو ہی حج کی نیت کرے جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کیا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جب مکہ مکرمہ پہنچے تو ان میں سے بعض مفروقتے اور بعض قارن، آپ نے سب کو حکم دیا کہ عمرہ کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جو قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے طواف اور سعی کیا اور بال کٹوا کر حلال ہو کر تمتع بن گئے۔ اور پھر آٹھویں ذی الحجہ کو آپ نے ان سب کو اپنی اقامت گاہوں سے حج کی نیت کرنے کا حکم دیا۔ اس لیے افضل یہی ہے لیکن اگر کوئی شخص شروع ذی الحجہ یا اس سے پہلے ہی حج کی نیت کر لیتا ہے تو بھی صحیح ہوگا۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



پندرہ روزہ
مہدئ فتاویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاویٰ صفحہ: 336

محدث فتویٰ